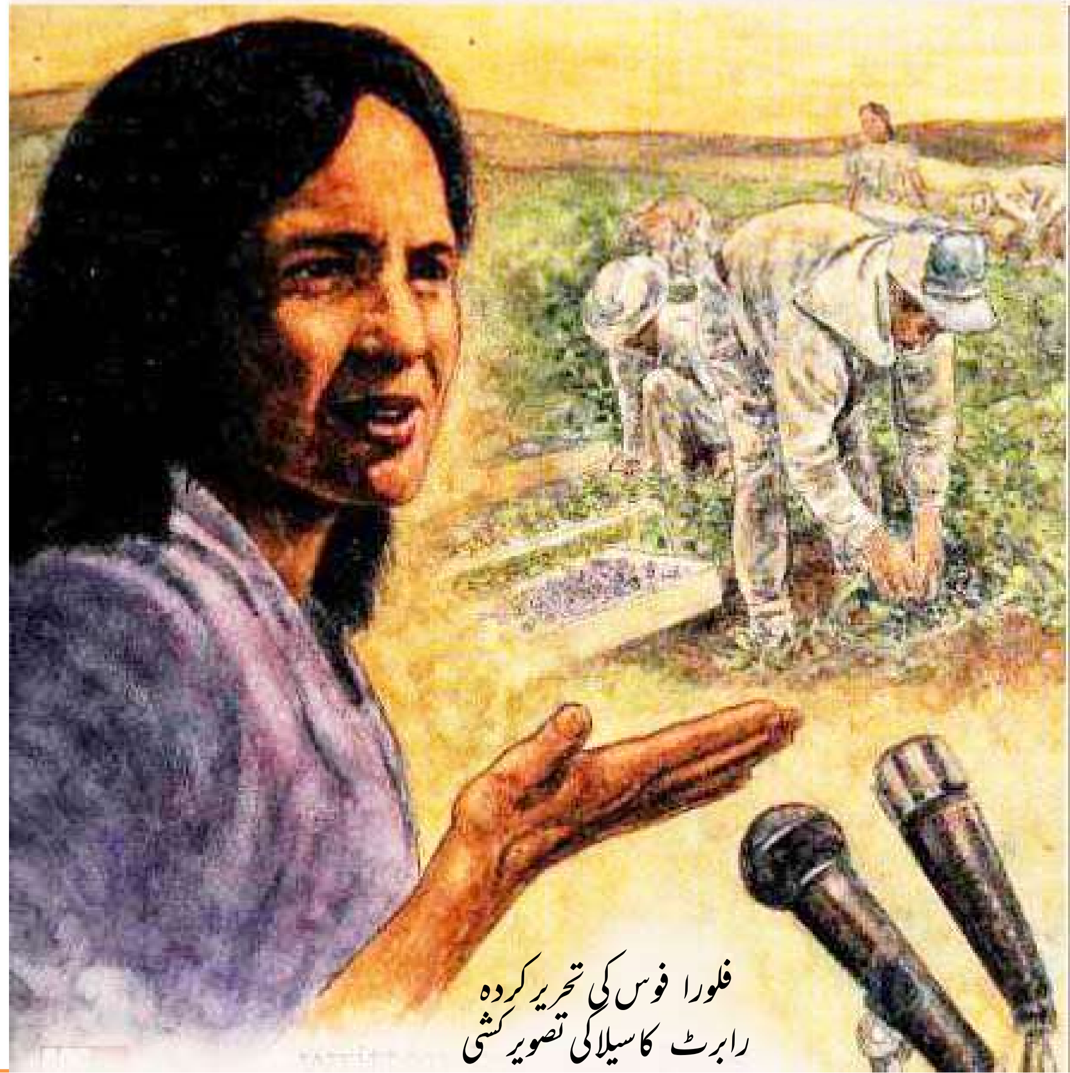
ڈولورس ہیورٹا

اپنے لوگوں کی آواز



فلورا فوس کی تحریر کردہ
رابرٹ کاسیلاکی تصویر کشی

ڈولورس ہیورٹا

اپنے لوگوں کی آواز



فلورا فوس کی تحریر کردہ
رابرٹ کاسیلا کی تصویر کشی

ترجمہ : ابوابو زوہان،بحرین



ڈولورس ہیورٹا 1930 میں نیو میکسیکو کی ریاست میں پیدا ہوئیں۔ ان کا خاندان غریب تھا۔ لیکن وہ خوش قسمت تھیں۔ ان کے والدین خیال رکھنے والے لوگ تھے۔

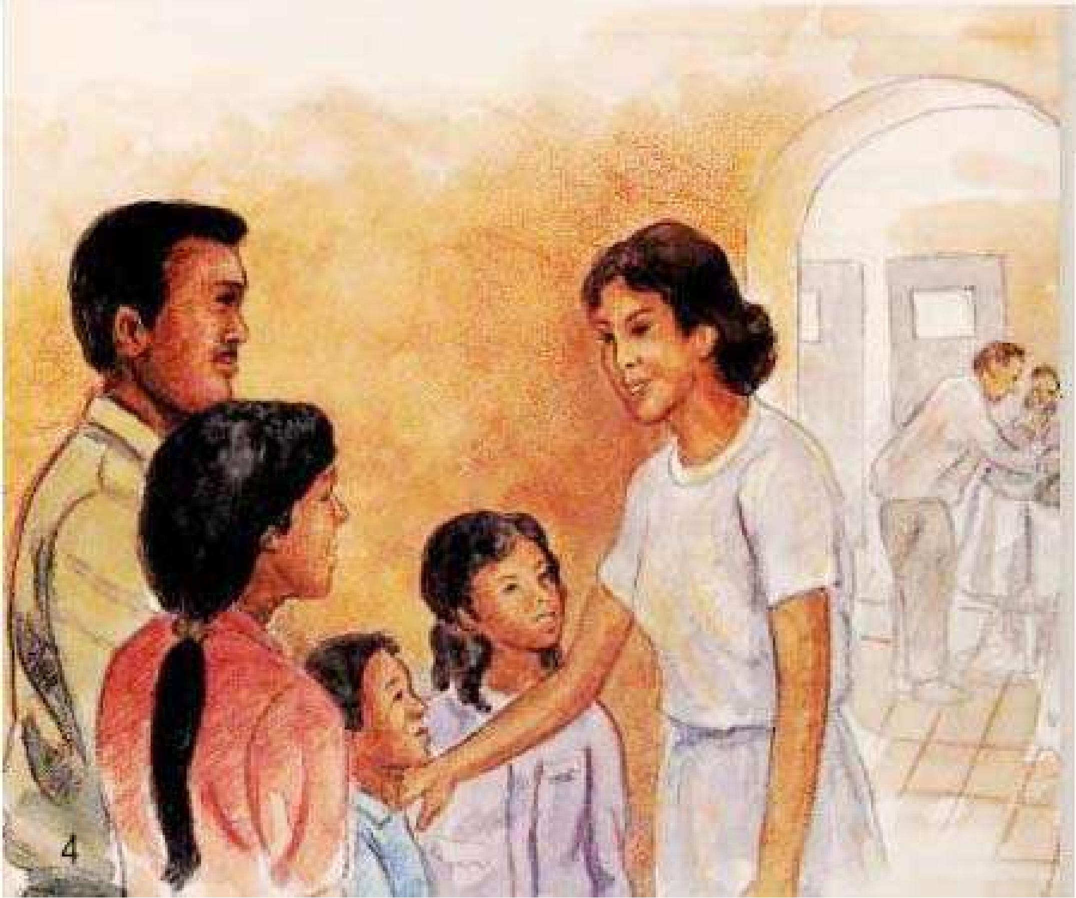
چھوٹی ڈولورس کو لوگوں کے ساتھ رہنا پسند تھا۔ درحقیقت، انہیں باتیں کرنا اتنا پسند تھا کہ ان کے دادا انہیں "سات زبانوں والی" کہتے تھے۔

ان کے والد کانوں اور کھیتوں میں سخت محنت کرتے تھے۔ کان کن اور کھیتوں میں کام کرنے والے بہت لمبے وقت تک کام کرتے تھے۔ لیکن انہیں بہت زیادہ معاوضہ نہیں ملتا تھا۔ جوآن نے حالات بدلنے کی کوشش کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ دوبارہ اسکول گئے۔ بعد میں وہ نیو میکسیکو میں ایک لیڈر منتخب ہوئے اور میکسیکن-امریکیوں کو حقوق دلوانے کے لیے کام کیا۔ ڈولورس کو ان پر فخر تھا اور انہوں نے ہمیشہ غریبوں کے لیے اچھے کام کرنے کی کوشش کی، بالکل ویسے ہی جیسے ان کے والد نے کیا تھا۔



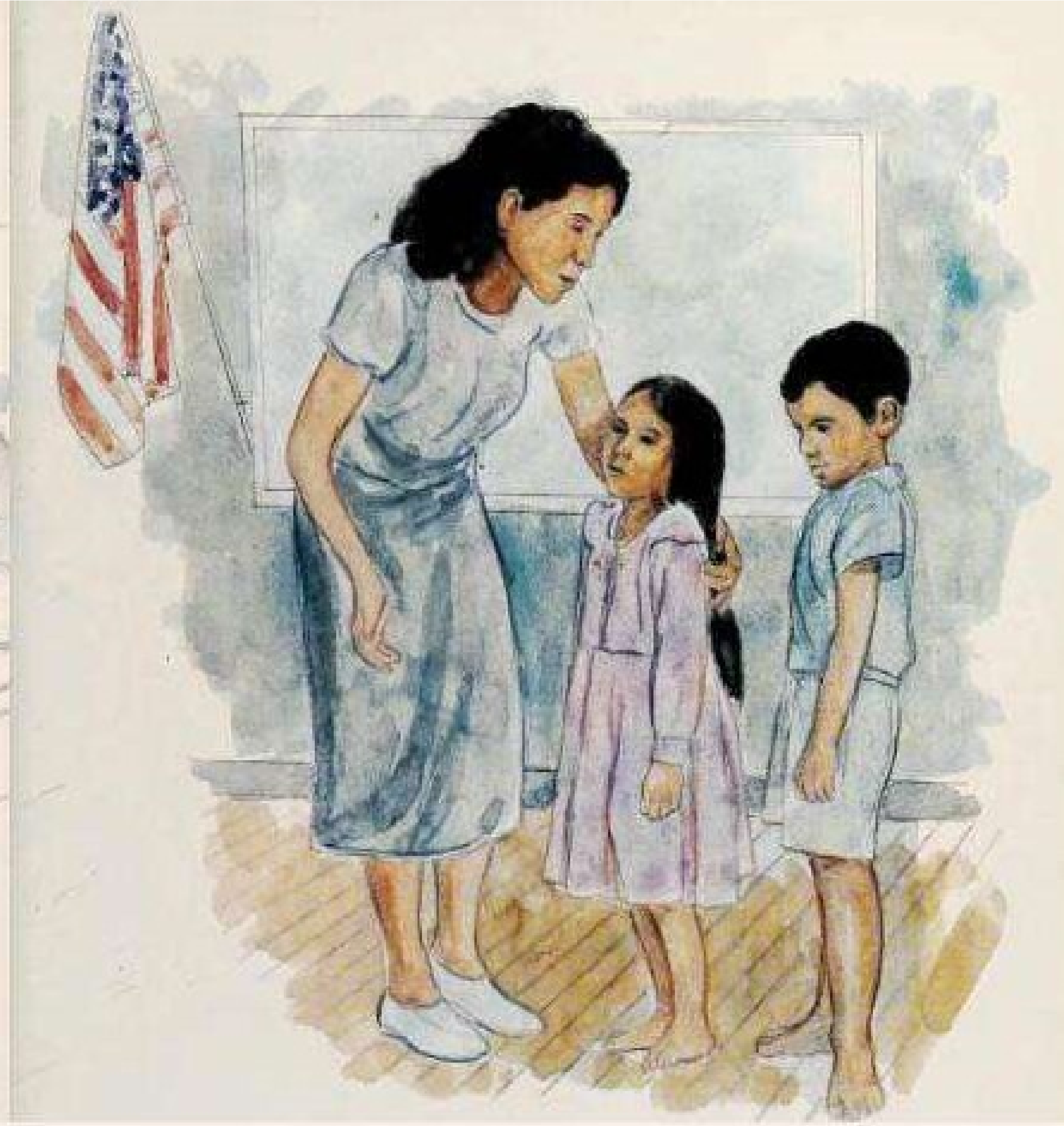
جب ڈولورس پانچ سال کی تھیں، تو وہ اپنی ماں اور بھائیوں کے ساتھ کیلیفورنیا منتقل ہو گئیں۔ ان کی والدہ ایک ریستوراں اور ہوٹل چلاتی تھیں۔ ڈولورس اور ان کے بھائی مدد کرتے تھے۔ ان کی والدہ کا بھی وہی ماننا تھا جو ان کے والد کا تھا: "ہمیں ہمیشہ دوسروں کا خیال رکھنا چاہیے۔" اکثر وہ فارم کے مزدوروں کو اپنے ہوٹل میں مفت رہنے دیتی تھیں۔





ڈولورس بچپن میں بہت مصروف رہتی تھیں۔ وہ اپنی والدہ کی مدد کرتی تھیں۔ وہ ایک گرل اسکاؤٹ تھیں۔ وہ گاتی تھیں۔ انہوں نے رقص اور پیانو کے اسباق لیے۔ ڈولورس کو کئی طرح کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا۔ انہوں نے سیکھا کہ اندر سے تمام انسان ایک جیسے ہوتے ہیں۔





ڈولورس بڑی ہو کر اپنے والدین کی طرح بننا چاہتی تھیں۔
اپنے والد کی طرح، وہ کالج گئیں، اور پھر وہ ایک ٹیچر بن گئیں۔
زیادہ تر، وہ غریب فارم ورکرز کے بچوں کو پڑھاتی تھیں۔

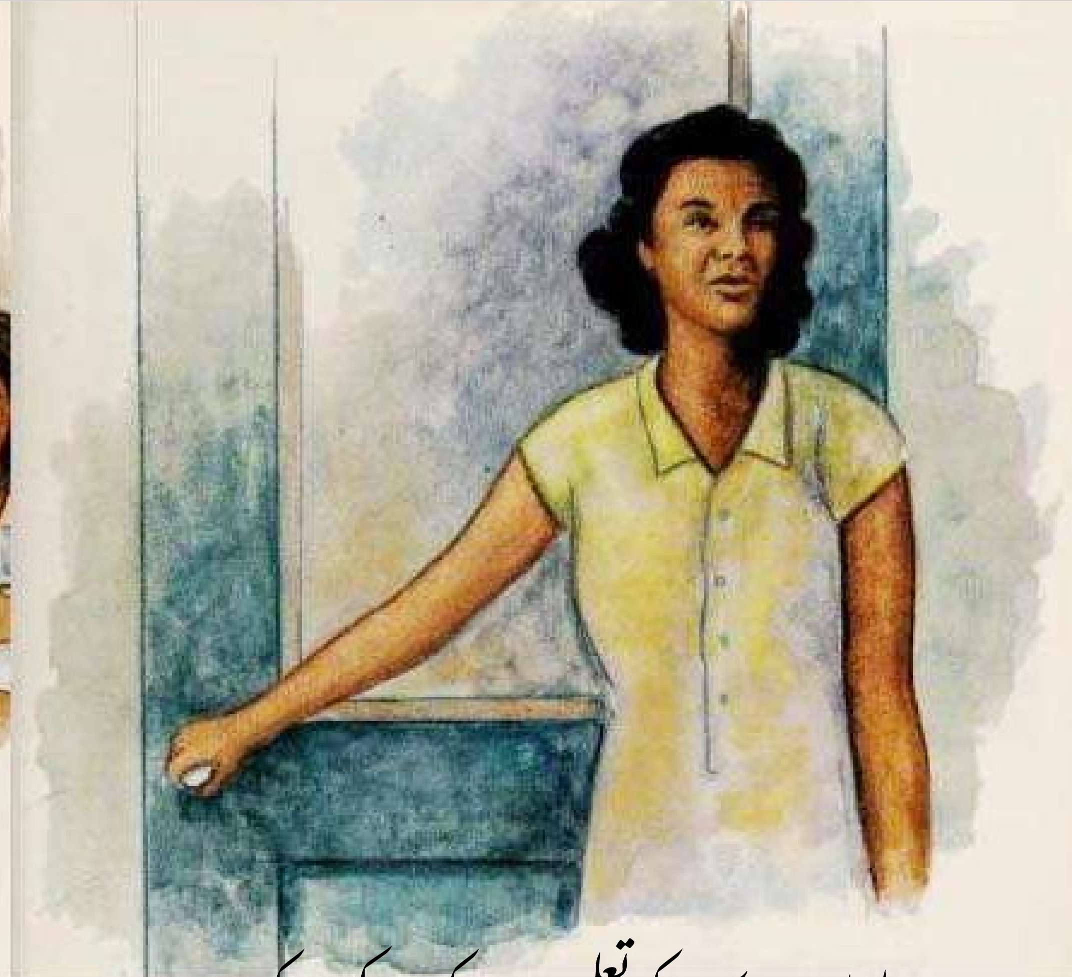
اپنی کلاس روم میں انہوں نے ایسے بچوں کو دیکھا جو بھوکے تھے اور جن کے پاس جوتے نہیں تھے۔ وہ ان کا بہت خیال رکھتی تھیں۔

ڈولورس نے کہا، "میں ان کی مدد کے لیے اور بھی بہت کچھ کر سکتی ہوں۔"



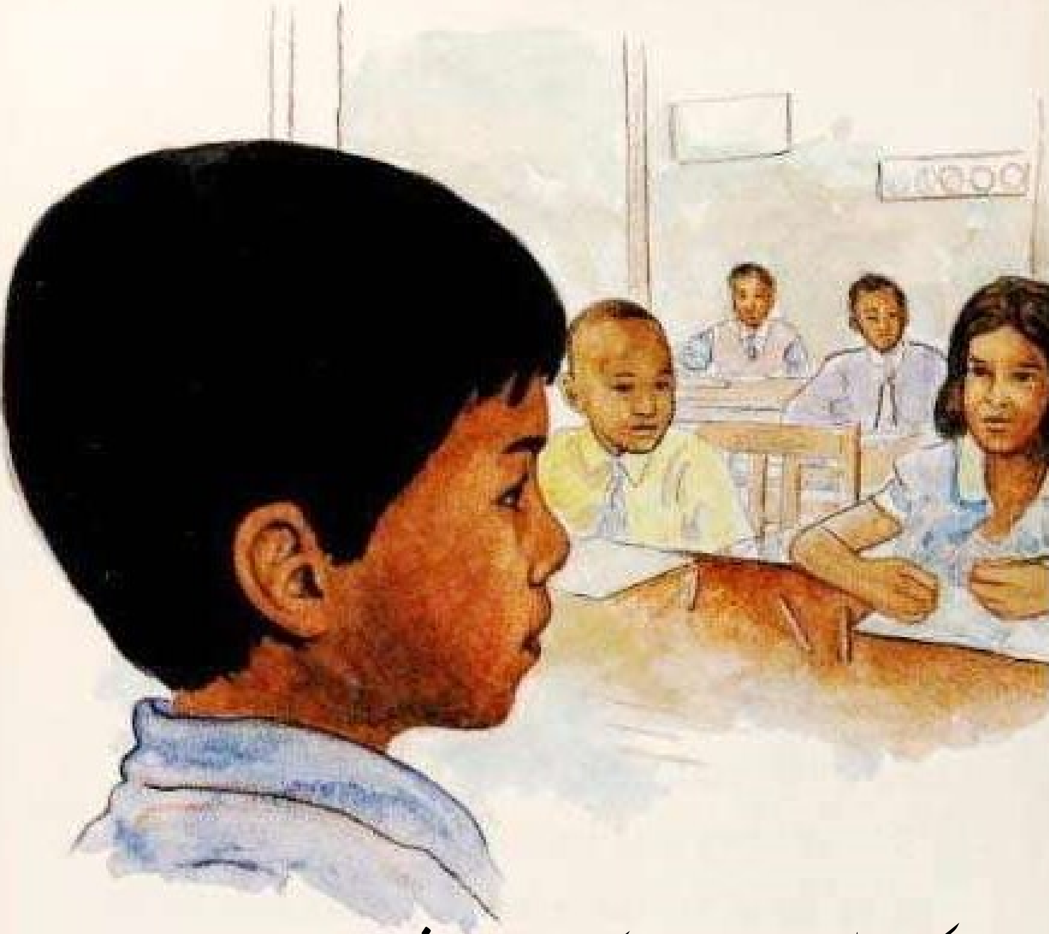
ڈولورس جانتی تھیں کہ تارکِ وطن مزدوروں کے خاندانوں کی زندگی بہت مشکل ہوتی ہے۔ انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے جہاں کہیں فصلیں کٹائی کے لیے تیار ہوں۔ وہ سارا دن، پوری شام، اور آدھی رات کے بعد تک صحراؤں، پہاڑوں اور شہروں سے گزرتے ہوئے گاڑی چلاتے ہیں۔ جب وہ اگلے فارم پر پہنچتے ہیں، تو وہ پھل اور سبزیاں توڑتے ہیں۔ پھر وہ انہیں پیک کرتے ہیں۔

ان کے بچے ایک اسکول سے دوسرے اسکول منتقل ہوتے رہتے ہیں، اور وہ کبھی نہیں جانتے کہ وہ وہاں کتنے عرصے تک قیام کریں گے۔ ان کے پاس شاید کبھی لائبریری سے کتاب ادھار لینے یا کوئی سچا دوست بنانے کا وقت نہیں ہوتا۔



ڈولورس بچوں کو تعلیم دے کران کی مدد کررہی تھیں۔ ایک دن انہوں نے سوچا کہ وہ ان بچوں کے مستقبل کو مزید بہتر بنانے کے لیے کیا کر سکتی ہیں۔

انہوں نے فیصلہ کیا، "تعلیم ہر بچے کا حق ہے، اور میں ان کی تعلیمی سہولیات کے لیے آواز اٹھاؤں گی۔"



تارکِ وطن مزدور کام کے دوران زخمی ہو سکتے ہیں۔ پودوں پر کیڑے مارنے کے لیے ڈالے جانے والے کیمیکل مزدوروں کو بیمار بھی کر سکتے ہیں۔ فارم کے مالکان تارکِ وطن مزدوروں کو گھر دیتے ہیں، لیکن وہ اچھی جگہیں نہیں ہوتیں۔ بہت سے گھروں کے اندر بیت الخلا یا نلکے کا پانی تک نہیں ہوتا۔



جلد ہی ڈولورس کی ملاقات سیزر شاویز نامی شخص سے ہوئی۔ وہ بھی تارکِ وطن مزدوروں کی مدد کے لیے کام کر رہے تھے۔ ڈولورس اور سیزر جانتے تھے کہ دو طاقتور آوازیں ایک سے بہتر ہوتی ہیں۔ انہوں نے فارم کے مزدوروں کی مدد کے لیے ایک گروپ شروع کیا۔ اسے نیشنل فارم ورکرز ایسوسی ایشن، یا NFWA کہا جاتا تھا۔ بہت سے لوگ اس بیں شامل ہو گئے۔ ان سب نے اپنے حقوق کے لیے لڑنا شروع کر دیا۔





چنانچہ وہ لڑکی جسے باتیں کرنا پسند تھا، وہ ایک ایسی خاتون بن گئیں جس نے لوگوں کو متحد کرنے کے لیے اپنی آواز کا استعمال کیا۔ انہوں نے پوری دنیا کو تارکِ وطن مزدوروں کے مسائل کے بارے میں بتایا۔

ڈولورس نے اپنے والدین سے بہت کچھ سیکھا تھا۔ اپنے والد کی طرح، وہ ایک بہترین لیڈر اور مقرر تھیں۔ اپنی والدہ کی طرح، وہ دوسروں کا دکھ محسوس کرتی تھیں۔ وہ لوگوں کو یہ احساس دلا سکتی تھیں کہ ایک ایسا سہارا ہونا کتنا اہم ہے جس پر بھروسہ کیا جا سکے۔





سیزر اور ڈولورس نے کندھے سے کندھا ملا کر کام کیا۔ وہ جانتے تھے کہ فارم کے مالکان مزدوروں کو زیادہ پیسے نہیں دینا چاہتے تھے اور نہ ہی انہیں بہتر گھر دینا چاہتے تھے۔ ڈولورس اور سیزر کو معلوم تھا کہ وہ کبھی کبھی خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ ایکن وہ خوفزدہ نہیں تھے۔ انہوں نے اور سیزر نے تقریریں کیں۔ انہوں نے مزدوروں کو بتایا کہ زیادہ پیسے اور بہتر گھر کیسے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ برسوں کی سخت محنت کے بعد حالات بہتر ہونے لگے۔



ڈولورس کی زندگی بہت مصروف تھی۔ ان کے گیارہ بچے تھے! لیکن پھر بھی ان کے دل میں دوسروں کے لیے جگہ موجود تھی۔

آج، ڈولورس ہیورٹا کو بہت سے لوگ پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے کئی ایوارڈز اور تمغے جیتے ہیں۔ اور وہ اب بھی دنیا بھر میں تبدیلی کے لیے آواز اٹھاتی ہیں۔ اور جب "سات زبانوں والی" بولتی ہیں، تو لوگ سنتے ہیں!

ختم شد